مآثر طورو
قسط ۲

از عبدالحلیم اثرؔ افغانی

طورو کے گیلانی سادات

مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ العلما اور ان کے

اکابر

گذشتہ قسط میں ہم نے بحالہ آثارِ طورو کے دو گیلانی خاندانوں کا ذکر کیا تھا جن کا سلسلہ نسب حضرت السید الشیخ میراں محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی کے دو فرزندوں حضرت السید الشیخ سیف الدین عبدالوہاب دا پنے والد کے سجادہ نشین اور حضرت السید الشیخ شمس الدین عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔

عبدالوہابی سادات کے سلسلہ میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ اس نسل سے سید محمد شاہ مندوران کی نسل کے مندوری سادات طورو میں آباد ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس نسل سے اس مندوری سید کا جو علاقہ خٹک کے موضع مندوری سے سب سے پہلے طورو میں تشریف لائے، ذکر کریں گے۔ اور اس خاندان پر تفصیلی بحث کریں گے۔

عبدالعزیزی سادات کے سلسلہ میں ہم نے حضرت السید الشیخ محمد یونس گیلانی کی نسل میں سے حضرت السید الشیخ عبدالجمیل گیلانی کا ذکر کیا تھا جو حضرت السید الشیخ محدث کبیر سید محمد انور شاہ کشمیری الحسنی از نسل سید مسعود ابن سید یوسف الحسنی کی نسل سے ہیں۔ یہاں یہ وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ گیلانی سادات کا سلسلہ نسب سید داؤد الامیر تک پہنچتا ہے اور حضرت السید الشیخ محمد انور شاہ کشمیری کے حسنی خاندان کا سلسلہ نسب سید داؤد الامیر کے بڑے بھائی حضرت السید الشیخ محمد اکبر سائر الصابرین کی نسل میں سے سید ابوالطیب علی متوفی ۳۵۵ھ ۰ ۸ ۵ ۱۱ سے جاملتا ہے ہم اس طیبی حسنی سادات کے خاندان سے بحث کریں گے۔ تاکہ یہ واضح ہو کہ حضرت السید الشیخ محمد انور شاہ کشمیری کے آباؤ اجداد دادی پشاور کے کس علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور یہ کہ اس طیبی الحسنی الصابری نسل کے کون سے مشاہیر طورو میں آکر اپنے عزیز گیلانی سادات کے ساتھ آباد رہے ہیں۔

ہم حضرت السید الشیخ عبدالجمیل کے خاندان پر نئے سرے سے تاریخی تحقیقی اور تنقیدی نظر ڈالیں گے۔ تاکہ مخدوم زادہ بحر العلوم العالم الفاضل والعارف الکامل محقق مورخ علامہ محمد امین خوگیانی اور خود راقم الحروف کو جن التباسات اور اشتباہات کا سامنا کرنا پڑا ہے ان کا ازالہ ہو سکے۔

حضرت مخدوم زادہ محمد امین دام افضالہم ابھی بقید حیات ہیں مجلہ الحق کے ذریعہ اپنی معلومات میں ترمیم و اضافہ
رماسکیں گے۔

سید عبدالجلیل کے دوسرے استاد۔ ہم حضرت السید الشیخ محمد انور شاہ کشمیری کے استاد اور شیخ السید الشیخ عبدالجمیل
کے ایک دوسرے استاذ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو گیلانی سادات کی خاندان سے ہے۔ طورو کے رہنے والے تھے لیکن
عبدالوہابی اور عبدالعزیزی کے علاوہ تیسرا گیلانی خاندان ہے۔

حضرت السید الشیخ میراں محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی کا اسم کنیت ابو محمد ہے۔ اس محمد کا پورا نام ہے ابوالفضل
محمد جمال المسندین۔ یہ محمد جو مسند علم اور مسند عرفان کے جمال تھے۔ ان کی نسل سے سید یحییٰ الملقب بہ خداداد طورو تشریف
لائے تھے۔ آپ سید محمد یونس گیلانی کے ہمعصر تھے۔ یوں سمجھئے کہ دونوں ایک ساتھ طورو تشریف لائے تھے۔

سید یحییٰ خداداد کی نسل میں سے سید شبیر احمد ابن سید احمد ابن سید محمد سلیم ابن سید عبدالحلیم المعروف بہ محمد حلیم
بن سید یحییٰ خداداد جن کا سلسلہ نسب سید ابوالفضل محمد کی نسل سے سید علی زندہ پیر تک پہنچتا ہے۔ راقم الحروف
نے اپنی تالیف حسینی سادات جلد سوم میں اس خاندان پر تفصیلی بحث کی ہے۔

حضرت السید الشیخ شبیر احمد کے دو فرزند تھے۔

ا۔ سید محمد امیر قادری۔ ان کے فرزند تھے۔ ب۔ سید فضل الرحیم قادری ان کے تین فرزند تھے۔ لطیف الرحیم فیض الرحیم
اور رشید الوہاب۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر شریعت اور صدر جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا اسم گرامی سید لطیف الرحیم تھا۔
آپ کے والد ماجد سید فضل الرحیم جنوبی آسام کے پیر طریقت تھے اور حضرت مولانا السید الشیخ حسین احمد مدنی چشتی
صابری صدر جمعیۃ العلماء ہند و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند شمالی آسام کے پیر طریقت تھے۔ سید فضل الرحیم گیلانی قادری
اور حضرت حسین احمد مدنی چشتی دونوں رمضان کا مہینہ سلہٹ میں گذارا کرتے تھے۔ سید لطیف الرحیم اپنے والد ماجد
فضل الرحیم کے ساتھ سلہٹ میں تھے۔ حضرت سید حسین احمد مدنی نے ان کو اپنی فرزندی میں لیا۔ دیوبند ساتھ لایا۔ ان کا
نام سید گل بادشاہ رکھا۔ یہ نام ایسا مشہور ہوا کہ ان کا اپنا نام پس منظر میں چلا گیا۔ سید مدنی نے سرحد و قبائل میں اپنے
نام شاگردوں اور معتقدوں کو صریح الفاظ میں خطوط لکھ کر حکم دیا کہ سید گل بادشاہ کو صدر جمعیۃ العلماء سرحد کے
طور تسلیم کریں ان کے احکام کی تعمیل کریں اور تب ان کی یہ شان تھی کہ ایک دفعہ ضلع بنوں میں مولانا صدر الشہید کے
دارالعلوم میں تھے۔ شمالی وزیرستان سے علماء اور مشائخ لاریاں بھر کر حاضر خدمت ہوئے۔ شہر بنوں سے سترہ میل دور
مقام کھجوری پر چھ توپوں سے ایک سو ایک فائر کر کے سلامی دی گئی۔ رائفلوں اور بندوقوں کے فائر ان کے علاوہ تھے۔
اس بیان کے راوی سید گل بادشاہ مرحوم کے شاگرد خاص حافظ سید احمد شاہ صاحب ہیں جو ضلع مردان وادی سدوم

کے موضع الی کے باشندے ہیں۔ مدت العمر موضع سواڑیاں[1] ہیں سید گل بادشاہ کے پاس رہے۔ ان کے سفر و حضر میں ساتھی اور مقام کھجوری کے واقعات کے عینی شاہد تھے۔

مقام کھجوری پہ حضرت امیر شریعت سید گل بادشاہ مرحوم کی تقریر کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ یا وہ لوگ تھے جو فائرنگ کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز میں ناچ رہے تھے۔ یا وہی لوگ جو زار و قطار رو رہے تھے۔ اور شریعت محمدی کی مکمل تابعداری کا وعدہ کرنے کا اعلان کر رہے تھے۔

سید لطیف الرحیم گل بادشاہ کو سلسلہ قادریہ میں اپنے والد سید فضل الرحیم سے اور سلسلہ چشتیہ صابریہ میں میں اپنے شیخ حسین احمد مدنی سے نسبت حاصل تھی۔ اور امیر شریعت ہونے کے فیض کا سلسلہ چشتیہ صابریہ سے تعلق رکھتا تھا اور یہ بات واضح ہے۔ حضرت السید الشیخ علاء الدین محمد صابر چشتی کلیری نسلاً شیخ عبدالقادر جیلانی کے فرزند السید الشیخ سیف الدین عبدالوہاب کی نسل میں سے تھے۔

راقم الحروف کے ایک مشفق دوست جو سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ ہیں۔ فاضل عالم ہیں لیکن ان پہ شیخی کے حالات اور ارادت کا غلبہ ہے۔ اس نے حضرت امیر شریعت سید گل بادشاہ مرحوم کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے۔ اسے یہاں درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

سید گل بادشاہ کا مقام | میرے اس قادری مشرب دوست نے بتایا کہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ سے زندگی میں میرے دل میں کدورت تھی۔ وہ ہمیشہ مجھے شیخ صاحب کہہ کر خطاب کرتے۔ کبھی وہ مجھے عالم، مولانا یا مولوی نہیں کہتے تھے۔ اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عالم کنج خلوت میں بیٹھ کر نہیں بلکہ برسر منبر کھڑے ہوکر شریعت محمدی کی خدمت کرتا ہے۔ اس کے لیے جیل کی کوٹھڑیوں میں جانا پڑتا ہے۔ مسجد کے گوشہ عزلت میں نہیں بیٹھا کرتے۔ جناب شیخ صاحب۔

ایسے حالات میں میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک مسجد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف فرما ہیں ان کی قبائے مبارک میلی ہو رہی تھی سید گل بادشاہ نے اسے دھو کر دھوپ میں خشک ہونے کے لئے پھیلا دیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر جو قمیص ہے وہ ملکی کپڑے کی زردی مائل چمکدار قسم کی ہے۔ سفید تہمد باندھے ہوئے ہیں۔ سید گل بادشاہ دربانی کے لئے کھڑے ہیں۔ ان کی اجازت کے بغیر کوئی شرف باریابی کے لیے حاضر نہیں ہو سکتا۔

شیخ صاحب نے فرمایا۔ میں کسی طرح چپکے سے ایک ستون کے آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ کہ جیسے ہی سید گل بادشاہ کی توجہ دوسری طرف ہو جائے تو میں دوڑ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کروں۔ کافی دیر گذری کہ اتنے میں

---

[1] جب ۱۲۴۶ھ — ۱۸۳۰ء میں نالہ کلیانی نے طورو شہامت پور کے شمالی حصہ کو دریا برد کر دیا تو اس حصہ کے لوگوں نے آثار قدیمہ کی ایک ڈھیری سواڑیاں پر یہ گاؤں تعمیر کیا تھا۔

سید گل بادشاہ کی نظر مجھ پر پڑی۔ مجھے اشارہ کیا اور کہا آؤ حضور نبی کریم ﷺ کو سلام کرو۔ میں گیا حضور ﷺ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا۔ سید گل بادشاہ نے عرض کیا حضور یہ شیخ صاحب ہیں ان پر توجہ فرمائیں کہ ان کے مریدوں کا حلقہ بڑھے اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگشت سبابہ سے زمین پر میرے لئے ایک دائرہ کھینچنا چاہتے تھے اس پر سید گل بادشاہ نے عرض کیا حضور اس کے لئے وسیع دائرہ بنائیں تاکہ اس کے روحانی فیض سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

جب راقم الحروف سے اس قادری مشرب شیخ نے یہ واقعہ بیان کیا۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے اس خواب کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ یہ خواب سچی ہے۔ دلیل یہ کہ حدیث شریف میں ہے حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ سچ دیکھا۔ ان الشیطان لا یتمثل بی۔ شیطان کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ میری شکل میں کسی کو خواب میں نظر آئے۔ اس خواب کے دوسرے پہلو سے سید گل بادشاہ صاحب کے مقام کی وضاحت ہوتی ہے۔ اس خواب کا وہ حصہ جس میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبائے مبارک کے دھونے کا ذکر ہے۔ قبائے مبارک سے مراد ہے شریعت محمدی۔ اس شریعت محمدی پر عہد حاضر میں جن لادینی تصورات کے گرد و غبار پڑے ہوئے ہیں سید گل بادشاہ نے بحیثیت امیر شریعت اس قبائے شریعت کو لادینی تصورات سے پاک و صاف کرنے کے لئے انتھک جد و جہد کی اور جیل کی صعوبتیں برداشت کیں اور ایسے میں روح پر فتوح محمدی کے انوار و تجلیات سید گل بادشاہ کے روئے مبارک پر نقصان و درخشاں رہتیں۔ وہ انتہائی مصائب کے دوران بھی مسکراتے رہتے۔

تالیفات | مرحوم سید گل بادشاہ کی پانچ تالیفات تھیں جو سب پشتو زبان میں تھیں ان کے نام یہ ہیں:۔ رسالہ میراث۔ تعلیم الاسلام۔ اصول حدیث۔ چہل حدیث اور درس و حدیث۔ ان میں چہل حدیث آپ نے پشاور جیل میں لکھی اور اسی جیل میں اس کا درس دیا کرتے تھے۔ پانچویں کتاب آپ کے ان تدریسی مضامین کا مجموعہ ہے جو آپ نے شہر ہوتی مردان کے محلہ باڑی چم کے نوجوانوں کی ایک مجلس علمی میں مسلسل ارشاد فرمائی تھیں۔ یہ تدریسی مضامین درس قرآن اور درس حدیث دونوں سے متعلق تھیں۔ ان مضامین کے اختتامی تقریب کی صدارت حضرت مولانا السید الشیخ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی تھی۔ شاید ان پانچ مطبوعہ تالیفات میں سے کوئی جلد حضرت گل بادشاہ مرحوم کے شاگرد خاص جناب حافظ سید احمد شاہ سدوی کی وساطت سے ہاتھ آجائے۔ اور میں اسے دارالعلوم حقانیہ کی نذر کردوں۔

اولاد | حضرت سید گل بادشاہ کا ایک ہی فرزند تھا جو ان کی زندگی ہی میں فوت ہو گیا۔ اور ان کی چار لڑکیاں زندہ ہیں۔ ۱۔ سیدہ مدینہ۔ زوجہ سید عبدالعزیز شیر ڈھیری۔ ۲۔ سیدہ کلثوم زوجہ سید محمد کمال۔ ۳۔ سیدہ حامدہ زوجہ سید اظہر شاہ ۴۔ سیدہ جمیلہ۔ ان میں سے سیدہ حامدہ کے شوہر سید اظہر کے والد ماجد سید فیض الرحیم حضرت سید گل بادشاہ سے چھوٹے بھائی ہیں۔ سید فضل الرحیم مرحوم کے بعد جنوبی آسام کے مریدین کا تعلق اب سید گل بادشاہ صاحب کے چھوٹے بھائی

سید فیض الرحیم سے متعلق ہے ہر دو سال بعد رمضان کے مہینہ میں وہاں جایا کرتے ہیں جب کہ حضرت مولانا السید الشیخ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سید محمد اسعد مدنی دام افضالہ ہر سال ماہ رمضان سلہٹ میں گذارا کرتے ہیں ان دونوں خاندانوں کی بدولت وہاں بے شمار اہل ہنود مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔ مرحوم سید گل بادشاہ صاحب امیر شریعت کو راقم الحروف الحسنی والحسینی سے بڑی شفقت و محبت تھی۔ میری زندگی میں طورو کے دو گیلانی مشاہیر میرے غریب خانہ پر تخت بھائی تشریف لائے ہیں۔ ۱۔ مخدوم زادہ علامہ محمد امین خوگیانی ۲۔ اور مخدوم زادہ گل بادشاہ امیر شریعت۔ میں نے جس نسبت سے بطور خاص سید گل بادشاہ کو مخدوم زادہ لکھا اس کی وضاحت آجاتی ہے۔

سید محمد انعام | حضرت مولانا السید الشیخ لطیف الرحیم المعروف سید گل بادشاہ کے جد امجد سید محمد امیر کے چھوٹے بھائی تھے۔ سید محمد انعام جو عالم علوم دینیہ فقہ اصول تفسیر و حدیث میں اپنے عہد کے استاد کل تھے۔ ان کی دختر نیک اختر سید گل بادشاہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ سید گل بادشاہ[1] کے والد ماجد سید فضل الرحیم ان کے شاگرد اور حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کے شیخ اور استاد حضرت السید الشیخ عبد الجمیل اور ان کے بڑے اور چھوٹے بھائی سب ہی ان کے شاگرد تھے۔ اس نسبت سے بطور خاص ان کو استاد الکل کہا گیا کہ وہ طورو کے عبد العزیزی گیلانی سادات کے تمام طالب علموں کے استاد تھے۔ اور یہ تھے علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری کے شیخ اور استاد السید الشیخ حافظ عبد الجمیل کے وہ دوسرے استاد جن کے اسم گرامی کا ذکر کرنے کے لئے راقم الحروف نے یہ تمہید باندھی ہے۔ اس طریقہ سے سلسلہ تلمذ یوں بنتا ہے۔

فقیر عبد الحلیم اثر عن سید اسماعیل گیلانی

مولانا عبد الحق عن محمد انور شاہ عن سید عبد الجمیل (برادر اصغر سید اسماعیل) عن سید الشیخ محمد انعام ہو عن ابیہ سید شیر احمد ہو عن ابیہ سید احمد ہو عن ابیہ محمد سلیم ہو عن ابیہ السید الشیخ عبد الحلیم عرف محمد حلیم ہو عن ابیہ سید یحیٰ عرف خداداد اور سید یحیٰ خداداد کے تین بھائی اور تھے ۱۔ جمال الدین حسن اللہ داد۔ ۲۔ جلال الدین عمر میر داد۔ ۳۔ کمال الدین یعقوب برخوردار۔ ۴۔ علاؤ الدین یحیٰ خداداد ان چار بھائیوں نے

عن ابیہم سید شیخ سیف الدین احمد المعروف بہ میر شہداد و ہو عن ابیہ السید الشیخ نور الدین محمد المعروف بہ میراں محمد شاہ و ہو عن ابیہ السید الشیخ حافظ عبد العظیم عرف محمد عظیم ہو عن ابیہ السید الشیخ میر علی زندہ پیر ہو عن ابیہ السید الشیخ نور الدین محمد ہو عن ابیہ السید الشیخ مسعود ہو عن ابیہ السید الشیخ عبد اللہ گیلانی المغربی ہو عن ابیہ السید الشیخ عمر ہو عن ابیہ السید الشیخ حسن و ہو اخاہ الاکبر السید الشیخ ابو احمد جعفر فضل اللہ عن ابیہم السید الشیخ الحافظ المحدث الفقیہ جمال المسندین مسند العلم والعرفان ابو الفضل محمد متوفی ۶۰۰ھ - ۱۲۰۴ء و ہو عن السید الشیخ میراں محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی -

---

[1] سید گل بادشاہ کی زوجہ محترمہ سید عبد اللہ جی کی دختر تھیں۔ سید عبد اللہ جی مانڈوری سادات کے خاندان سے تھے

متوفی ۱۱ ۵۶۱ھ ۱۲ ربیع الثانی ۱۶ فروری ۱۱۶۶ء در مرقدہ المبارکہ بغداد

استدراک | الف۔ سید علی زندہ پیر کے نام سے اس خاندان میں کئی ایک مشاہیر ہو گذرے ہیں۔ سید میر علی زندہ پیر اول کا مزار شمالی وزیرستان اور شہر بنوں کے درمیان علاقہ دوڑ میں جس مقام پر ہے وہ آپ کے نام پر میر علی کہلاتا ہے۔ آپ کی نسل وہاں موجود ہے جن میں نقیب الاشراف بھی ہیں اور میر میراں بھی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ میر یعقوب چرخی جن کی ولادت شہر کابل سے ۱۲ میل جنوب میں علاقہ لہوگر کے موضع چرخ میں ہوئی تھی۔ اور ۱۵ صفر ۸۵۱ھ - ۱۴۴۷ء میں ہوئی۔ آپ کا مزار شہر ہرات کے نواح بلغتو میں ہے (بحوالہ کتاب سلاسل طریقت طبع لاہور ۱۹۲۲ء - ص ۱۳۰)۔

اس میر یعقوب کا سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت دونوں حضرت میر علی زندہ پیر سے ملتے ہیں اس میر یعقوب کی اولاد بھی موضع میر علی اور شمالی وزیرستان میں موجود ہے۔ ان کی نسل سے سید میر حسین کا مزار قبائلی علاقہ باجوڑ میں ہے۔

خواجہ میر یعقوب چرخی کے مرید تھے۔ خواجہ ناصر الدین عبد اللہ سمرقندی ان کے مرید تھے۔ حضرت مولانا محمد زاہد ولی (محمد درویش) جد امجد سید محمد یونس گیلانی ان کے مرید تھے۔ حضرت خواجہ محمد امکنگی سمرقندی بخاری ان کے مرید تھے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی اور ان کے مرید تھے حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی متوفی سہ شنبہ ۲۶ صفر ۱۰۳۴ھ۔ مزار سرہند در شمال علاقہ کیتھل[۱]

تیسرا واسطہ | اور اس طرح سید محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ کے استاد مولانا السید الشیخ عبد الجمیل کے ارادت و توسل کا یہ تیسرا واسطہ ہے جو سید میر محمد انعام کے جد امجد سید ال میر علی زندہ پیر کی نسل کے سید میر یعقوب چرخی سے جا ملتا ہے۔

---

[۱] سید شاہ سکندر کمال کیتھلی گیلانی کے مرید تھے۔ شیخ عبد الواحد ان کے مرید تھے ان کے اپنے فرزند شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ کمال سکندر کیتھلی گیلانی کا سلسلہ نسب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے فرزند ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ سے جا ملتا ہے۔ اس عبد الرحمٰن کے چھوٹے بھائی تھے۔ عبد القادر ثانی ان کے فرزند تھے۔ نور الدین محمد ان کے فرزند تھے۔ ابو العلا ابراہیم شاہ سکندر اس ابو العلا کی نسل سے ہیں۔ کیتھل دہلی سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر شمال کی طرف ہے۔ اور اس کے شمال میں سرہند کا علاقہ ہے۔